© rasailojaraid.com

قلم برداشتہ

سید عطاء المحسن بخاری

نیا اسلامی سال ۱۴۱۷ھ مبارک ہو

قرآن میں ارشاد ہے:

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشرا شهراً فی کتاب الله یوم خلق السموت والارض منها اربعة حرم ذالک الدین القیم فلا تظلموا فیهن انفسکم وقاتلو المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة، واعلموا ان الله مع المتقین (القرآن الحکیم)

"اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کے حکم میں جس دن اس نے پیدا کئے تھے آسمان و زمین ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔ سو ان میں اپنے اوپر ظلم مت کرو اور سب مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسے وہ تم سب سے ہر حال میں لڑتے ہیں اور جان لو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔"

اسلام میں دنوں، مہینوں اور سالوں کی حیثیت وہ نہیں جو دیگر اقوام میں تھی یا اب بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے صرف دو عیدوں کو شرعی حیثیت بخشی اور بس! مگر مسلمانوں نے کافرانہ تہذیبوں کے اختلاط اور ان کے سماجی رسم و رواج سے متاثر ہو کر یا مقابلہ و تقابل میں مبتلی ہو کر اسلامی تہواروں کی وہ کثرت پیدا کی کہ دوسری قوموں سے ہیچ ہو کر رہ گئے۔ اسی طرح کچھ لوگوں نے مسلمانوں کے سالِ نو کے آغاز کو ہندومت سے متاثر ہو کر رونے پیٹنے اور سر میں خاک ڈالنے کی رسم بد کے لئے مخصوص کر دیا۔ حالانکہ آغاز خیر و برکت اور مبارک و سعادت سے ہونا چاہیئے۔

نئے اسلامی سال کا پیغام یہ ہے کہ اسلام کو ماننے والے اس کی حاکمیت کو بغیر کسی حیل و حجت کے تسلیم کر لیں۔ مصلحت وقت، پالیسی اور عقلیت کے پیچھے نہ جا گیں۔ اسلام اور عقل دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں۔ عقل کی نعمت اسی لئے بخشی گئی کہ تمدن پیدا کیا جائے۔ معاشرہ میں سلامتی کی راہ ہموار کی جائے۔ اور یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے بغیر سلامتی کا تصور ہی ادھورا ہے۔ سلامتی اسلام کو تسلیم کرنا ہے۔ اسی سے سلامت روی جنم لیتی ہے۔ انسانیت کا اونچا مقام و مرتبہ یہی ہے کہ عقلِ سلیم اور فہم مستقیم سے اس دارالعمل کو کارگاہ خیر بنا دیا جائے۔

تمدن اور سلامتی معاشرہ میں خیر غالب سے عبارت ہے اور جو عقل خیر کو غالب نہیں کر پاتی عقل نہیں جہل ہے۔ قرآن کریم میں اسی عقلِ سلیم کو غور و فکر کی بار بار دعوت دی گئی ہے۔ اور ان مفکرین کی جو صفات بیان کی گئی ہیں اسی کی بنیاد پر پوری کائنات انسانی اور اہل ایمان کو دوہری دعوت دی گئی ہے۔ ایک جگہ اہل ایمان کو خصوصی خطاب کیا گیا ہے۔

یاایھاالذین آمنوا ادخلوافی اسلم کافة ولاتتبعوا خطوات الشیطن

"اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی اتباع مت کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایمان والوں کو دوبارہ دامنِ اسلام میں مکمل آجانے کی دعوتِ عام کی صورت میں دی جا رہی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ عقل و بصیرت والے غور کریں، تفکر کریں تو جواب مل جائے گا کہ ایسا اسلام جو تن آسانیاں بخشے، راحتیں وافر عطا کرے، جس میں کلفتیں آسائشوں میں تبدیل ہو جائیں وہ اسلام تو قبول کر لیا جاتا ہے لیکن ایسا اسلام جو نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مطابق سراپا جہد زندگی گذارنے کا مطالبہ کرتا ہو، جس میں وقت، مال و جان اور عزت و آبرو بھی قربان کرنا پڑے، مشکلوں، مصیبتوں اور آفتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا پڑے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح موت کو سرابِ زندگی سے زیادہ لذیذ ماننا پڑے۔ وہ اسلام نہ قبول کیا جائے۔ تو یاد رکھیے یہ اسلام من پسند تو کہلائے گا خدا پسند نہیں۔ اور ایسے مسلمان اسلام کی اپوزیشن سمجھے جائیں گے۔ اس لئے کہ اسلام کی عملی تصویر صحابہ کرام نے پیش کر کے بتا دیا کہ اسلام میں پورا داخل ہونے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے سامنے لاکھوں صحابہ کی زندگی نہ ہوتی تو اتباع کا مسئلہ یقیناً سوال بن جاتا۔ لیکن اب تو موجودہ مسلمان اور ان کا اسلام جو سلامتی سے محروم ہے، سلامت روی سے مہجور ہے، تمدن اور خیرِ غالب سے دور ہے۔ خود سوال بن کے رہ گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ موجودہ مسلمان خوردہ فروش سے لے کر حکمران تک سیاست، مصلحتِ وقت، وقت کی نزاکت، حالات کا تقاضا، پالیسی، حکمتِ عملی، اور سائینٹیفک اپروچ ایسے خوبصورت الفاظ کی بدصورت تفسیر کا صیدِ زبوں ہے۔ اور یہ بربادی "خطوات الشیطین" کی اتباع کی بدولت ہے۔

اللہ نے اسلام نازل کیا تو اس کے نفاذ اور اس کی حاکمیت کے قیام کے لئے اسوہ رسول ﷺ اور اسوہ صحابہؓ بھی بخشا یعنی قانون اور طریقہ نفاذ دونوں عطا فرمائے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ شریعت تو دے دی مگر اس کے نفاذ کے لئے ہماری سوچ اور اپروچ کو معیار اور سند بنا دیا گیا ہو۔ پس ایسے لوگ جو خود کو سند بتاتے اور منواتے ہیں۔ اپنی تعبیر کو اللہ کی منشاء کہتے ہیں اور اپنی تفسیر کو اللہ کا فیصلہ کہہ کر سناتے اور مخلوق کو بہکاتے ہیں، قرآن نے انہی لوگوں کو کہا ہے۔

"وہ کامیاب نہیں ہوں گے"

قرآن ان لوگوں سے یوں بھی مخاطب ہوتا ہے۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو"؟

خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے

قرآن کے خطاب کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔

اس بدحالی میں جو قوم یا جماعت فلاح کے لئے غیروں کے دروازے سے خیر کی بھیک مانگتی ہو، بار بار دربدر خاک بسر ہوتی ہو، قرآن کہتا ہے کہ غیروں کے پاس جانے کے لئے

"اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہو گا"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی دنیا و آخرت کے گھاٹے کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔

کامیابی، اصلاحِ انقلاب، اور فلاح کی ایک ہی صحیح راہ ہے، ایک ہی طریقہ ہے اور ایک ہی صورت ہے جو حضور نبی کریم علیہ الوہ التحیتہ والتسلیم نے بتا دیا۔ وہی حق ہے اور وہی آفاقی سچ ہے۔

"اس امت کے آخر کی اصلاح و فلاح اسی
طریقہ سے ہوگی جس سے اول کی ہوئی" (الحدیث)

جب یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو پھر ملکی سلامتی کے لئے، قوم کی سلامت روی کے لئے، خیر غالب اور شر مغلوب کرنے کے لئے نئے سال کا نیا عزم اور نیا ولولہ لیکر اٹھیں۔ اس بھولے ہوئے سبق کو پڑھیں اور تازہ کر کے عہد کریں اور تجدید میثاق کریں۔

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری

بخاری اکیڈمی ملتان کی اہم مطبوعات

صاحب طرز ادیب، مفکر احرار چودھری افضل حق کی خود نوشت سوانح

میرا افسانہ

قیمت: -/۱۱۰ روپے
رعائتی قیمت: -/۷۰ روپے، ڈاک خرچ: -/۱۰ روپے

مفکر احرار چودھری افضل حق کی تین شاہکار کتابوں کا مجموعہ

دیہاتی رومان
محبوبۂ پنجاب
شعور

تحقیق کی دنیا میں علماء اور دانشوروں سے داد و تحسین وصول کرنے والی اہم، تاریخی اور تہلکہ خیز کتاب

واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر
ایک نئے مطالعے کی روشنی میں

بے پناہ اضافوں کے ساتھ دوسرا اور نیا ایڈیشن
مصنف: مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی
مقدمہ: حضرت مولانا محمد منظور نعمانی
قیمت: -/۱۵۰ روپے

عظیم مجاہد آزادی، فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید

• سوانح • افکار • خدمات

مؤلف: محمد عمر فاروق۔ صفحات ۳۰۴۔ قیمت: -/۱۵۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان۔ فون: ۵۱۱۹۶۱

© rasailojaraid.com